سرکاری رپورٹ

تیرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء مطابق جمادی الثانی ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعۃ المبارک

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۶
۳۔	وقفہ سوالات	۶
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۳۲
۵۔	چیئرمین مجلس قائمہ برائے صنعت و محنت تعلیم صحت اور لوکل گورنمنٹ اسمبلی کے قواعد وانضباط کار قاعدہ نمبر ۲۳۸ کے تحت عبدالغفور کلمتی نے پیش کی۔ (تحریک منظور ہوئی)	۳۹

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۴۱۹ھ جمادی الثانی بروز جمعۃ المبارک گیارہ بج کر بیس منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ.

ترجمہ :- یہ اسی کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت و دانش کی باتیں
نیکوں کار جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔
یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیکریٹری صاحب چیئرمین پینل کا اعلان کریں

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی : پینل آف چیئرمین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے رول ۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے

۱۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

۲۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ

۳۔ میر محمد اسلم خان گچکی

۴۔ نوابزادہ حیربیار مری

۳۲۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۴۔ ۱۹۹۳ء تا ۹۷۔ ۱۹۹۶ء کے دوران محکمہ صنعت و حرفت اور اس کے ماتحت محکموں / اداروں میں منظور شدہ ٹھیکیداروں کے نام کی ضلع وار تفصیل فراہم کریں گے

(ب) مالی سال ۹۴۔ ۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور ان سے منسلک محکموں / اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام / اسکیم / پروجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت معہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو اداشدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل بتائیں گے ؟

وزیر صنعت و حرفت

مالی سال ۹۴۔ ۱۹۹۳ء تا ۹۷۔ ۱۹۹۶ء کے دوران نظامت صنعت و حرفت نے کسی ٹھیکیدار کو Enlist نہیں کیا

نظامت صنعت و حرفت نے مالی سال ۹۴_۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران کوئی کام / اسکیم / پراجیکٹ شروع نہیں کیا اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار کو اس دوران کوئی ٹھیکہ دیا گیا

محکمہ ہذا میں کوئی منظور شدہ Enlisted ٹھیکیدار نہیں ہے تعمیراتی کام محکمانہ طور پر جبکہ سپلائی وغیرہ کا کام بذریعہ اوپن ٹینڈر کیے جاتے ہیں

مالی سال ۹۴_۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء تک محکمہ میں سپلائی کی تفصیل درج ذیل ہیں

مالی سال نام اشیاء نام پارٹی / فرم مقدار / رقم

۹۴_۱۹۹۳ء کاٹن یارن اکرم انڈسٹریز لاہور kg۲۰۰۰ ۱،۱۵۳۲۵ روپے

۹۴_۱۹۹۳ء وولن یارن الامین وولن ملز کراچی kg۵۵۰۰ ۵،۷۷،۹۹۰ روپے

۹۵_۱۹۹۴ء وولن یارن الامین وولن ملز کراچی kg۱۲۰۰۰ ۵،۰۸۰۰۰ روپے

۹۵_۱۹۹۴ء کاٹن یارن اکرم انڈسٹریز لاہور kg۲۸۹۳ ۸،۱۹۱۰۰

۹۵_۱۹۹۶ کاٹن یارن اکرم انڈسٹریز لاہور kg ۲۱۳۷۶ ۱،۵۶،۲،۷ روپے

۹۶_۱۹۹۶ء وولن یارن الامین وولن ملز کراچی kg۲۰۰۰ ۲،۵۹،۵۰۰ روپے

۹۷_۱۹۹۶ء وولن یارن الامین وولن ملز کراچی kg۶۵۰۰ ۱۰،۲۵،۲۰۰ روپے

۹۷_۱۹۹۶ء کاٹن یارن اکرم انڈسٹریز لاہور kg۸۰۰ ۹۴،۷۰۰

۹۸_۱۹۹۷ء (۱) کاٹن یارن اکرم انڈسٹریز لاہور kg۱۰۰۰ ۱،۱۰،۱۵۰ روپے

(۲) وولن یارن جاوید وولن سنٹر لاہور kg۱۷ ۲۲،۷ روپے

(۳) رنگیائی الاشاء انٹر پرائز کراچی ۰۰ ۲۱،۲۵۰ روپے

(۴) وولن یارن الامین وولن یارن کراچی kg۳۰۰۰ ۸۳،۷۰۰ ۵

محکمہ ہذا کے فرائض منصبی میں معدنی ذخائر کو منڈی تک پہنچانے کے لیے کچی سڑکیں تعمیر کرنا بھی شامل ہے مائینز کمیٹی کے ممبران مائن اونرز اور دیگر محکموں کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ذریعے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں

نام اسکیم ضلع تخمینہ لاگت ملین خرچ شدہ رقم ملین کیفیت ملین روپوں میں

ا۔ ہرنائی طور غرسی ۵۰۰،۰۰   ۵۰۰،۰۰ مالی سال ۹۴،۱۹۹۳ء میں طور غر کول

کول فیلڈ کے لئے کچی خاران ۶۰۰،۰۰ انوٹ یہ اسکیم فیلڈ سے کوئلے کی ترسیل کے لئے ۶ کلومیٹر

سڑک کی تعمیر مکران ۱۹۸۸ء میں شروع یعنی سڑک (کچی) تعمیر کی گئی

(۲) جیالوجیکل سروے ڈویژن ہوئی اس پر سالانہ یہ اسکیم جیالوجیکل سروے آف پاکستان

آف پاکستان کے کیچ تربت خرچ شدہ رقم کے تعاون سے مکمل کی گئی اس اسکیم کا

تعاون سے بلوچستان پنجگور کی تفصیل حسب ذیل ہے مقصد ماضی میں نظر انداز کیے گئے اضلاع

دور افتادہ علاقوں وغیرہ ۱۹۸۸،۸۹۔ ۳۰۰،۰۰ مثلاً خاران، تربت (کیچ) پنجگور ار

میں معنی ذخائر ۱۹۸۹،۹۰۔ ۳۸۷ء امکران میں معدنیات کی موجودگی کا پتہ

کی ابتدائی تلاش ۱۹۹۰،۹۱۔ ۵۰۰،۰۰ چلاتا ہے اس اسکیم کے تحت مختلف مرحلوں

مطالعہ ۹۲۔۱۹۹۱ء ۱۴۵ء ۲ میں تحقیقی کام ہوئے ہیں

ضلع خاران پنجگور ۹۳۔۱۹۹۲۔۱۷۵ء ۱۲۔ تقریباً ۲۵۶۰۰ مربع کلومیٹر رقبہ کے

کیچ تربت ۹۴۔۱۹۹۳ء۔۹۳۶ء اجیالوجیکل نقشے ۱،۵۰۰۰

مکران وغیرہ ۹۵۔۱۹۹۴ء۔۹۳۶ء ااسکیل پر تیار کیے گئے

ٹوٹل ۳۹۹،۲۱۰۔ فیلڈورک اور اراضیاتی

مطالعے کے دوران تقریباً ۷۰

مختلف علاقوں میں سونا چاندی

مرکری اینٹی منی، لیڈزنگ

بیرائٹ فلورائیٹ، میگنیز

اور کرومائیٹ کے ذخائر دریافت

ہوئے ہیں۔

۳۔ تقریباً ۲۰۰۰ معدنی نمونے

مختلف علاقوں سے حاصل کیے گئے

اوران کے لیبارٹری ٹیسٹ مکمل کیے گئے

۴۔ چالیس جیالوجیکل رپورٹ

جیالوجیکل سروے آف پاکستان نے شائع

کروائے ہیں اور نظامت ہذا کوارسال

کیے ہیں۔

۵۔ مختلف علاقوں کے چالیس ارضیاتی نقشے بھی تیار کیے گئے ہیں۔

تھرمل پاور سبی ۴ء۱ ۴ء املین برائے مالی سال ۹۶ء ۱۹۹۵۔ ۴ء املین

پلانٹ کی تنصیب وفاقی حکومت کی جانب سے کوئلہ کی پیداوار

کے لئے پر سیلز ٹیکس لگانے اور صوبہ سندھ میں کوئلہ کی

رپورٹ ڈیمانڈ میں کمی واقع ہوء ہے جس کی وجہ سے بلوچستان

میں مالکان ہائے کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

لہذا اس مسئلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ ہذا کول

ڈیلر ایسوسی ایشن کے باہمی تعاون اور اتفاق سے کوئلہ

کو اندرون صوبہ استعمال میں لانے کے لئے صوبہ میں

کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھر کی تنصیب کے لئے ایک

چینی کمپنی کی مدد سے Feasibility رپورٹ

تیار کی گئی ہے جو کہ ماہرین کے زیر غور ہے

معدنی لسبیلہ ۲۰۰ ۹۷۔۱۹۹۶ء ۲۰۰ مائن اونرز حضرات کی سہولت کی

علاقوں میں بولان ملین خاطر بلوچستان کے دور افتادہ معدنی

کچی سڑکوں اور ضلع سبی (۱) لوہی کیتھراج ضلع علاقوں میں معدنی پیداوار کو منڈی

کی تعمیر و ضلع مستون لسبیلہ ۲۰۰ تک پہنچانے کے لئے مالی سال

توسیع (۲) پستہ پید ضلع ۹۷۔۱۹۹۶ء کے دوران کچی سڑکوں

بولان۔ ۲۰۰۰ء کی تعمیر و توسیع کے لئے دو ملین روپے

(۳) پیر اسماعیل کی رقم مختص کی گئی تھی اور یہ رقم

زیارت ۲۰۰۰ء ۷ ، کل لاگت ۲۰۰۰ء ۲ ملین ۷ ۹۔۱۹۹۶ء کے دوران مذکورہ

مقصد کے لئے خرچ کی گ ءیے

نام اسکیم ضلع کا نام جہاں اسکیم تخمینہ لاگت کیفیت

واقع ہے

جیالوجیکل سروے یہ اسکیم ۹۶۔۱۹۹۵ء میں ۷ ۶ء ۲ ملین (۱) ۹۶۔۱۹۹۵ء میں دو گاڑیوں کی

آف پاکستان کے منظور ہوئی اور چار یہ رقم ضلع کی خریداری

ہمراہ معدنیات سال میں مکمل ہو جائیگی موسیٰ خیل (۲) پہلے سے موجود جیالوجیکل لٹریچر

پر خرچ ہوئی کی فراہمی

کے ذخائر کی تلاش اس میں مندرجہ ذیل ۹۶۔۱۹۹۵ء۔ ۲ (۳) اپریل فوٹو کی مدد سے

پراجیکٹ اور معلومات کا اضلاع میں معدنیات ۹۷۔۱۹۹۶ء ۷ ۶ء ۱۰ ایریا کا مطالعہ

حصول کے ذخائر کی تلاش کل ۷ ۶ء ۲ (۴) ضلع موسیٰ خیل میں پہلی بار

بذریعہ جیالوجیکل سروے ملین روپے ارضیاتی نقشہ ۱،۲۵۰۰۰۰

آف پاکستان شامل ہے اسکیل پر تیار کیا گیا

(۱) موسیٰ خیل ۹۷۔۱۹۹۶ء (۵) چھ مختلف مقامات پر

(۲) بارکھان ۹۸۔۱۹۹۷ء Stratigraphic

(۳) کوہلو ۹۹۔۱۹۹۸ء کالم کی پیمائش کی گئی

(۴) ژوب ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء (۶) دو جیالوجیکل رپورٹ G.S.P

نے شائع کئے اور نظامت ہذا کے

سپرد کئے نقشے اور رپورٹ تیار .

ہو چکے ہیں اور DMD میں عوام

کے استعمال کے لئے موجود ہیں

جیالوجیکل سروے یہ اسکیم ۹۶۔۱۹۹۵ء میں ۲۲ء ۲ ملین (۱) پہلے سے موجود جیالوجیکل ٹرینچز کی

آف پاکستان کے منظور ہوئی اور چار روپے فراہمی

ہمراہ معدنیات سال میں مکمل ہو جائیگی نوٹ :- (۲) ایریل فوٹو کی مدد سے پراجیکٹ ایریا کا

کے ذخائر کی تلاش اس میں مندرجہ ذیل ضلع بارکھان مطالعہ

اور معلومات کا اضلاع معدنیات ذخائر میں اب تک (۳) بارکھان ضلع کا پہلی بار ۱،۲۵۰۰۰

حصور ل تلاش بذریعہ جیالوجیکل ۸۲ء ۱۰ اسکیل پر ارضیات نقشے تیار کیے گئے

سروے آف پاکستان ملین روپے (۴) ارضیات نمونے حاصل کیے گئے

شامل ہے خرچ ہوئے اور (۵) TopoSheet 39-G-9/G-5

(۱) موسیٰ خیل ۹۷۔۱۹۹۶ء ۴ء ا ملین روپے کے ارضیاتی نقشے بنائے گئے

(۲) بارکھان ۹۸۔۱۹۹۷ء جوکہ گاڑی کی خریداری (۶) کوئلہ اور بیرائٹ کے معدنی ذخائر

(۳) کوہلو ۹۹۔۱۹۹۸ء کے لئے مختص تھے دریافت ہوئے

(۴) ژوب ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء حکومت کی طرف (۷) جپسم کے معدنی ذخائر وسیع پیمانے

سے گاڑیوں کی پر دریافت ہوئے

خریداری پر عائد (۸) strotigraphic کالم کی پیمائش کی گئی

پابندی کی وجہ سے (۹) ارضیاتی نمونوں کا لیبارٹری تجزیہ کیا گیا

خرچ نہیں ہو سکے۔(۱۰ جیالوجیکل رپورٹ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

ملک محمد سرور خان کاکڑ : جناب ہمارے صوبائی وزیر صنعت و حرفت جام اکبر صاحب

نہیں ہیں اس سوال کا تو جواب دیا ہوا ہے اگر وزیر صاحب نہیں ہیں تو آنریبل ممبر صاحب چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں یا وزیر صاحب آجائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اس سوال کے متعلق مرے ضمنی ہیں

ملک محمد سرور خان کاکڑ : اگر ضمنی ہیں تو جب وزیر صاحب آجائیں گے تو آپ کو جواب دیں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل : تو ٹھیک ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال کو موخر کیا جاتا ہے اسی اجلاس میں جواب آجائے گا

۳۸۴ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

(الف) کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

محکمہ صنعت و حرفت اور اسے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین موجود ہیں

(ب) نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور ارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے

یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر / رگ مشینوں نے پبلک نجی شعبہ میں ماہانہ کل کس قدر گھنٹے کام کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک و دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑ) کلومیٹر / مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر صنعت و حرفت

(الف) محکمہ صنعت و حرفت کے منسلک محکموں اداروں کے پاس اس وقت کوئی بھی گریڈر ر بلڈوزر ر رگ مشین موجود نہیں ہے۔

(ب) لسبیلہ انڈسٹریل اسٹیٹس ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے پاس صرف ۲ ٹریکٹر موجود ہیں جو پبلک یا نجی شعبہ کے لئے کام نہیں کرتے بلکہ محکمہ نے صرف اپنی ضروریات کے لئے رکھے ہیں۔

۳۷ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ، بی ڈی اے اور اس سے منسلک محکموں ر اداروں میں جاری نئے ارو مرمت و دیگر اسکیموں ر پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پروجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم ر پروجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم ر پراجیکٹ کے کام کو مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام ر اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر بی ڈی اے

بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو غیر ترقیاتی بجٹ مہیا نہیں کیا جاتا البتہ ترقیاتی بجٹ کے تحت جو کام دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار کام کا نام ضلع فنڈ جو سال ۹۸۔۹۷ پراجیکٹ کا جتنے فیصد ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں موجودہ کیفیت وجوہات برائے نامکمل

میں مہیا کیے گئے کام مکمل ہوا

ا۔ زیارت سنجاوی روڈ لورالائی ۷۰۲ ملین روپے ۷۶ فیصد سکیموں پر معاون پراجیکٹ ڈائریکٹر کام

بند ہے (۱) اکتوبر ۱۹۹۶ء میں حکومت کی ہدایت پر کام بند

• تا ۸ ۶۲۸ ۔ ۳۱ کلو میٹر اوران کے عملہ کی تنخواہ میں برائے سال کیا گیا جو کہ تاحال فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے بند

۹۸ ۔ ۹۷ء ادا کی گئی اں ہیں جس کی کل رقم ہے علاوہ ازیں

• ۸۰ ا ء • ملین روپے ہے (۲) ٹھیکیداروں نے ریٹ بڑھانے کا مطالبہ کی اہے

جس کا تاحال فیصلہ نہیں ہو سکا

۲۔ لورالائی ماڑا تنگی روڈ لورالائی ۷ ۔ ۳ ء ۳ ملین روپے ۸۰ فیصد nil کام بند ہے قبائلی جھگڑے کی وجہ سے ایک کلورٹ کا کام

نہیں ہو سکا اور بروقت فنڈز کی غیر دستیابی

کی وجہ سے تاخیر ہوئی اس کے علاوہ حکومت

سے گزارش کی جارہی ہے کہ یہیں پھر اس کام

کو مکمل کیا جائے

۳۔ وانی ماندہ پل نمبر ۲ لورالائی ۰۰۰، ۵ ملین روپے ۹۰ فیصد ۱۲۶ ۔ املین روپے کام جاری ہے کام جاری ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر ۳ ۷ ۳ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو جناب عبدالرحیم خان مندوخیل دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اس کی متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صفحہ ۳ پر جو مختلف اسکیم ہیں زیارت سنجاوی روڈ۔ لورالائی ماڑا تنگی روڈ۔ یہ کئی سالوں سے ۹۷ ۔ ۹۸ء سات ملین روپے کی ہیں تاحال بند ہے اور رقم نہ ملنے کی وجہ سے بند ہیں اور کیا وہ اس کو مکمل کرنے کے لئے فنڈ مہیا کریں گے

بسم اللہ خان کاکڑ : یہ جو دو روڈ ہیں لورالائی ماڑا تنگی روڈ۔ یہ مکمل ہو چکی ہیں یہ ایک کلو

رٹ کی وجہ سے ان کو ڈراپ کیا گیا ہے اس پر کوئی جھگڑا ہوا تھا باقی یہ سنگل روڈ تھا یہ مکمل ہے اور یہ وائی مندہ پل یہ مکمل ہے جس وقت یہ سوال کیا یہ مکمل ہو چکا ہے جہاں تک زیارت سنجاوی روڈ کا تعلق ہے ۱۹۹۶ء میں اس پر کام روک دیا گیا تھا جو کہ درمیان میں کرائسز کی وجہ سے فنڈ مہیا نہیں ہو سکے اس کے بعد جو وہاں کام کرنے والے ٹھیکہ دار ہیں اب اس کے لئے الوکیشن ہوئی ہے ۲۰۷ ملین کی الوکیشن ہوئی ہے اسکے ایک حصہ پر کام ہو رہا ہے یہ ٹھیکیدار چاہتے ہیں کہ ۱۹۹۴ء کے کنٹریکٹ کے مطابق ان ریٹس پر کام نہیں کر سکتے آپ ہمارا ریٹ بڑھائیں اس کے لئے دوبارہ پی اینڈ ڈی کو لکھا گیا ہے کہ اس کو یاری ٹینڈر کیا جائے تو اس پر کام ہو رہا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس کے جواب میں انہوں نے واضح لکھا ہے کہ اکتوبر ۹۶ء میں حکومت کی ہدایت پر کام بند کیا گیا ہے جو کہ تاحال فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے۔ جب آپ نے کام بند کیا تو ریٹ بڑھانے کا مسئلہ تو کھڑا کیا۔

بسم اللہ خان کاکڑ : جناب رحیم صاحب یہ سوال مئی کا ہے یہ جواب اس وقت کے حوالے سے لکھے گئے ہیں اب پوزیشن یہ ہے کہ اس کے لئے الوکیشن ہوئی ہے اور یہ مکمل ہوتا ہے چھ کروڑ روپے کا ہے اب صرف تین ٹھیکیداروں کا جو ۱۹۹۴ء کے ریٹ پر اس وقت ۹۸ء میں کام کرنے سے انکار کرنے پر ایک حصے پر کام کام ہو رہا ہے دوسرے کے لئے پی اینڈ ڈی کو لکھا گیا ہے کہ اس کو ری ٹینڈر کریں کیونکہ ٹھیکیداروں نے ۹۴ ے کے ریٹ پر کام کرنے سے انکار کیا ہے اب اس وقت کی یہ پوزیشن ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر پہلے بھی یہاں سات ء دو ملین کی الوکیشن تو تھی لیکن کام نہیں ہوا ہے اب آپ چھ کروڑ رکھیں یا سات کروڑ رکھیں۔ سوال کام سے ہے

بسم اللہ خان کاکڑ : نہیں جناب یہ اس سال کی الوکیشن ہے کل یہ چھ کروڑ کا کام ہے یہ روڈ مکمل ہونا ہے اس وقت جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ ٹھیکداروں نے کام کرنے سے انکار کیا ہے

اس کے لیے پی اینڈ ڈی کو لکھا گیا ہے کہ اس کو ٹینڈر کرنے نے لیے کہا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس کے لئے آپ کیا یقین دہانی کریں گے

بسم اللہ خان کاکڑ وزیر : اس کے لئے ہمارا پی اینڈ ڈی کے پاس نوٹ گیا ہوا ہے انشاء اللہ بہت جلد کام شروع ہو جائیگا

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا جو لورالائی ماڑا تنگی ہے ان پر بھی وزیر صاحب کا جواب بیان کے خلاف کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے اب اسکے متعلق یہ بات ہے اور بجٹ میں آپ الوکیشن کرلیتے ہیں پھر کام نہیں کرتے ماڑا تنگی کا روڈ اس کی کا شکار ہے اور کئی سال سے بند ہے روڈ ہے لیکن بن نہیں رہا ہے

بسم اللہ خان کاکڑ : جناب اس کے متعلق میں نے وضاحت کی ہے کہ یہ سنگل روڈ ہے یہاں ایک دو کلورٹ تھے جس پر جھگڑا ہو گیا جس پر ایک دو بندے قبائل کے مارے گئے اس کا ایک کلورٹ رہ گیا جو لکھا ہوا ہے اب حکومت نے باقی کام کو مکمل کیا ہے ایک کلورٹ پر جھگڑا ہے اس کو حکومت نے ڈراپ کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس کو آپ کتنے عرصے میں مکمل کریں گے جھگڑے کا حل آپ نے نہیں ڈھونڈا ہے

بسم اللہ خان وزیر : جھگڑے کا حل پتہ نہیں ان کو حکومت کس حد تک حل کر رہی ہے گورنمنٹ کا عوام کے اجھگڑا اور قبائل کا جھگڑا یہ تو

عبدالرحیم خان مندوخیل : جب تک حکومت کا ہاتھ نہ ہو تو کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ : جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا محکمہ اس قسم یک کوئی

جھگڑے میں نہیں ملوث ہو گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب جب سے یہ دنیا ہے اور اس وقت دو بھائی ہابیل اور قابیل تھے جھگڑا تو اس وقت ہابیل اور قابیل سے شروع ہوا تھا آپ جھگڑے کا اب کیوں پوچھتے ہو۔

پرنس موسیٰ جان : جناب وزیر صاحب یہاں تسلیم کر رہا ہے کہ یہاں جھگڑا ہے بدعنوانی ہے آپ اس کو نوٹ کر لیں۔

۴۰۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) محکمہ بی ڈی اے اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی ار و چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر / رگ اور دیگر مشینوں نے پبلک / نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر تکمیل کردہ کام کی تعداد ایکڑ / کلومیٹر / فٹ / مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر بی ڈی اے : جواب موصول نہیں ہوا

وزیر بی ڈی اے واسا : ہمارے پاس جواب ہے آپ کو اس کی کاپی دیدیں گے یا کسی اور دن آپ ضمنی سوال کریں گے یہ کاپی آپ کو مل جائے گی۔ ادھر ہی مطلب آج میں آپ کو آپ

کے چیمبر میں

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں ایسے نہیں کہ ہم ضمنی کر سکتے ہیں

وزیر ملی ڈی اے واسا : میں آپ کو دے دوں گا جس دن بھی آپ دوبارہ سوال کریں گے جواب آپ کے پاس ہو گا آپ کے ضمنی سوال کا

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ سوال جناب والا ڈیفر کریں وہ جواب دیدیں گے اور پھر اس پہ

جناب ڈپٹی اسپیکر : ٹھیک ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : مہربانی

جناب ڈپٹی اسپیکر : مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سوال نمبر ۳۶۸ پیش کریں

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۳۶۸

۳۶۸ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر کیو ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ کیو ڈی اے اور اسے سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم / پروجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم / پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے ؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ ، ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کی اے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ

مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کیو ڈی اے

حکومت بلوچستان نے ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی بجٹ سے نئے بس و ٹرک اڈہ و گیراجز کی تکمیل کے لئے مبلغ ۹۹۵ء۳۷ ملین رقم مختص کی ہے جس میں سے صرف ۶۳۹ء۱۰ ملین روپے کیو ڈی اے کو جاری کئے گئے

نومبر ۱۹۹۷ء میں کیو ڈی اے کو جاری کئے گئے رقم مبلغ ۶۳۹ء۱۰ ملین روپے کی اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	کام کا نام	ٹھیکیدار کا نام	ادا شدہ رقم
۱۔	تعمیر مسجد و ٹوائلٹ بمقام بس اڈہ و ٹرک اڈہ	عبدالناصر	۳۲،۴۸،۳۶۳
۲۔	تعمیر نالہ ٹرینگ	ایس بی خان	۸،۱۳،۹۲۷
۳۔	تعمیر روڈز ٹرک اڈہ	رمشانی بلڈرز	۲،۹۶،۳۴۴
۴۔	تعمیر پل وغیرہ	آغا یوسف علی	۱،۹۲،۸۰۵
۵۔	تعمیر ٹوائلٹ دفاتر بریگیڈ اسٹیشن	حاجی عبدالغنی	۲۰،۷۵،۵۹۹

مولوی امیر زمان سینئر وزیر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا انہوں نے جواب اس طرح دی ہے کہ ۹۸۔۱۹۹۷ء کے ایسے ہی الفاظ یہ رقم مختص لیکن یہ رقم ملی کتنی ہے دس ملین یعنی اتنے اہم کام کے لئے آپ نے رقم نہیں دی ہے تو اس کے بارے میں آپ کیا؟

سینئر وزیر : یہ بات آپ کی صحیح ہے چونکہ وہ پیسوں کا تھوڑا سا مسئلہ تھا آپ کو پتہ ہے صوبائی حکومت کے پاس پیسہ نہیں تھے تو اسی طرح جتنے پیسے اختر صاحب نے ریلیز کیے ہیں وہ تو ہم دے دیئے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : ابھی تو خدا کے فضل سے آپ کے خزانے کا منہ کھل گیا ہے

سینئر وزیر : اسلام آباد کے خزانے پر پھر بات کر لیں گے کہ وہ خزانے ہیں یا نہیں ابھی تو یہاں پہ جو ہم نے بات کی کہ کوئی دس ملین ملے ہیں وہ بات صحیح ہے کیونکہ صوبہ بلوچستان کی حکومت کے پاس پیسے نہیں تھے تو جو جس مناسب کے ساتھ باقی اسکیموں کو پیسے ریلیز کیے گئے ہیں اس کو بھی اسی تناسب سے ریلیز کیے گئے ہیں تو انشاء اللہ اس سال امید ہے کہ ہم یہ کام مکمل کریں گے آخر میں اگر آپ پڑھ لیں وہاں پہ ہم نے تفصیل دی ہے عبدالرحیم خان مندوخیل پچیس فیصد بقایا رہتا ہے

سینئر وزیر : جی ہاں

عبدالرحیم خان مندوخیل : ابھی مہربانی کریں اس سال کا مسئلہ بھی یعنی ایک پورے سال کا بجٹ وہاں مختص ہوتا ہے اور پھر آپ پورے سال کام نہیں کرتے یہ کوئی طریقہ ہے ؟

سینئر وزیر : مختص تو کرتے ہیں جب پیسے نہ ہوں تو پھر کیا کریں ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں تو پھر مختص نہ کریں

سینئر وزیر : نہیں مختص تو یہ آن گوئنگ اسکیم ہے تو اس کے لئے تو مختص ضرور کرتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ سارے کام مکمل کر لیں اور ہم انشاء اللہ اس سال مالی سال میں کوشش کریں گے کہ

اس کو مکمل کر دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : صفحہ ۷ اپر سنگل روڈ کی تعمیر کے سلسلے میں مبلغ تین لاکھ روپے موصول ہوئے جس میں سے تقریباً آٹھ لاکھ ننانوے ہزار یعنی نو لاکھ روپے واپڈا کو بسلسلہ شفٹنگ الیکٹرک پولز ادا کیے یہ سنگل روڈ ایسے بھی آپ نے جس طرح تعمیر کیا ہے یہ جس طرح آپ نے یعنی انجینئرنگ کے نقطہ نظر سے انکوائری ہونی چاہیئے ان تمام انجینئرز پہ ان تمام آفیسرز پہ جنہوں نے وہ روڈ بنایا ہے اور جنہوں نے وہ روڈ کے اندر جو گٹر سسٹم ہے اس کو اس طرح اوپر رکھا ہے یعنی یہ اس کے بارے میں

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب عبدالرحیم خان صاحب سوال کیا ہوا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : میرا سوال یہ ہے کہ سنگل روڈ کے بارے میں جو رقم ہے اس کو آپ نے غلط استعمال کیا ہے بلکہ روڈ کو نقصان پہنچایا ہے اس کے بارے میں آپ انجینئرز اور آفیسرز پہ انکوائری کریں گے یا نہیں یہ ہے میرا سوال

جناب ڈپٹی اسپیکر : انکوائری کریں گے یا نہیں؟

سینئر وزیر : جناب اسپیکر ایک تو میں یہ بات کم از کم کر سکتا ہوں کہ اگر میں نہ ہوتا تو شاید ابھی تک شروع نہ ہوتا تو یہ جو کام ہے سنگل روڈ کا شروع ہوا ہے یہ میرے خیال میں دو تین دفعہ کورٹ میں بھی یہ کیس پیش ہوا جب ہم نے محنت کی اور خامی نکالی اس کا کام شروع کر دیا اب جہاں تک کام میں خامی کی بات ہے انشاءاللہ ہم انکوائری کر دیں گے اور کام صحیح کر دیں گے جہاں بھی اس میں خامی ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر : تو سوال ان کا یہ ہے کہ جو انجینئر اس کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف انکوائری کریں

عبدالرحیم خان مندوخیل : متعلقہ آفیسر متعلقہ انجینئران کے خلاف انکوائری ہونی چاہیے

سینئر وزیر : میں نے آپ کو کہہ دیا کہ جو بھی خامی ہے چاہے وہ انجینئر کی طرف ہو محکمہ کی طرف سے ہو یا ٹھیکیدار کی طرف سے ہو جس طرف سے بھی ہو
وہ انشاءاللہ ہم خامی نکال دیں گے وہ آپ کے سامنے آجائے گا

عبدالرحیم خان مندوخیل : اور انکوائری کریں

سینئر وزیر : انشاءاللہ

عبدالرحیم خان مندوخیل : شکریہ

پرنس موسیٰ جان : میرا ایک سپلیمنٹری سوال ہے مولانا صاحب سے ؟

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی

پرنس موسیٰ جان : مولانا صاحب نے یہاں کہا ہے کہ تقریباً نو لاکھ روپے پولز کی شفٹنگ پہ یہ مولانا صاحب بتائیں کہ آیا وہ نئے پول خرید رہے ہیں یا ان پولز کو شفٹ کر رہے ہیں کتنے پول ہیں کہ جن کو آپ شفٹ کر رہے ہیں ؟ نو لاکھ روپے بہت بڑی رقم ہے جناب

سینئر وزیر : یہ واپڈا کی چارجز ہیں وہ پرانے پول وہاں سے نکال رہے ہیں جیسا کہ آپ نے اپنے شہر کے روڈ دیکھا ہوگا وہاں پہ جو مین ہول درمیان میں بنائے ہوئے ہیں یہ بھی انہوں نے کھڑا کیا ہے وہ جو بجلی کے کھمبے ہیں روڈ کے درمیان میں تو وہ وہاں سے نکال رہے ہیں واپڈا نے جو اسٹیمیٹ دیئے ہیں اس کے مطابق ہم وہ پیسے ان کو دے رہے ہیں

پرنس موسیٰ جان : نہیں جناب وہ تو میں تسلیم کرتا ہوں اسی طرح مریبے قلات میں سات کلو میٹر اس طرح یہ exactly یہی کیس ہے change کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں میرا سوال یہ بنتا ہے کہ آیا آپ نئے پول لگوائیں گے یا آپ یہ پولز کی صرف شفٹنگ کے لئے دس لاکھ روپے دے رہے ہیں ؟

سینئر وزیر : یہ یہاں سے نکال رہے ہیں سائیڈ پہ پھر لگا رہے ہیں

پرنس موسیٰ جان : جناب یہ بارہ پول میرے خیال میں مولانا صاحب کہ دس لاکھ روپے کچھ زیادہ ہیں ان کی شفٹنگ کے لیئے صرف پول کو یہاں سے کھدائی کر کے اور پھر وہاں اس کو لگانا کچھ I think one million is a bit more. Don't you think so?

سینئر وزیر : ہم اس اسٹمنٹ کے مطابق کروا رہے ہیں جو کہ واپڈا نے دیئے ہیں واپڈا کا مسئلہ ہے اب اس میں ہمارا داخل نہیں ہے۔

پرنس موسیٰ جان : آپ سینئر منسٹر ہیں اگر واپڈا آپکو لکھ کے دیتا ہے کہ جی اس کے لئے ایک کروڑ روپے خرچ ہوگا آپ اس کو دے دیں گے ؟ یہ بلوچستان کا پیسہ ہے آپ اسے مفت میں خرچ کر رہے ہیں جناب ؟

سینئر وزیر : اس میں تو بہت چیزیں ہیں ٹرانسفارمر بھی شفٹ ہو رہے ہیں ار ساتھ پھر تار کھمبے ہیں سب کچھ ہے

پرنس موسیٰ جان : نہیں میں مانتا ہوں واپڈا کے ساتھ تمام قسم کے کرپشن اور سہولتیں ہیں یہ آپ سے نہیں اٹھائے جاتے کیونکہ میرے اپنے حلقے میں ابھی یہ ہو رہا ہے تو میں یہی کہتا ہوں میرا سوال مولانا صاحب صرف یہ بنتا ہے کیونکہ واپڈا تو سفید ہاتھی ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ آپ کو کچھ mis guide کر رہے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ اسپہ چیک رکھیں تو دس لاکھ

روپے تو بڑی رقم ہے جناب

سینئر وزیر : جہاں تک چیک کی بات ہے وہ ہم کروادیں گے لیکن جیسا کہ آپ نے کہا کہ سفید ہاتھی ہے ہم بھی مان رہے ہیں کہ سفید ہاتھی ہے واپڈا کے خلاف اگر بات کر لیں تو چلی بھی جائے گا۔ تو یہ بات صحیح ہے حقیقت ہے کہ ہم اس پہ چیک رکھیں گے اور دوبارہ اس کو دیکھ لیں گے کہ اگر اضافہ

پرنس موسیٰ جان : برائے مہربانی آپ دیکھیں کتنے کھمبے ہیں

سینئر وزیر : صحیح ہے

پرنس موسیٰ جان : مہربانی

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب ست رام سنگھ ڈومکی صاحب سوال نمبر ۴۳۴ کو دریافت فرمائیں۔

۴۳۴ سردار ست رام سنگھ ڈومکی

کیاوزیر کیو ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

مارچ ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران کیو ڈی اے کے پاس سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں مختلف کیٹگری کے جملہ کتنے پلاٹ تھے نیز یہ پلاٹ کس ریٹ کے حساب سے کن کن افراد کو الاٹ کئے گئے اب بقیہ کتنے پلاٹ موجود ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں

وزیر کیو ڈی اے

مارچ ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران کیو ڈی اے کے پاس سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں جملہ ۱۴ کمرشل پلاٹ تھے ان پلاٹوں کو اور ان کے ملحقہ دوسرے تمام پلاٹوں کے لئے کیو جڈی اے نے دو مرتبہ ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۶ء میں نیلام منعقد کیا مگر مذکورہ باقی ماندہ پلاٹوں کے لئے کوئی بولی

وصول نہیں ہوئی چنانچہ طے شدہ پالیسی کے تحت ان میں سے ۱۲ عدد پلاٹوں کی الاٹ منٹ کردی گئی ناموں کی تفصیل معہ فی مربع فٹ ریٹ درج ذیل ہے اب تک صرف ایک عدد پلاٹ بقایا ہے۔

نام	الاٹی پلاٹ نمبر	رقبہ	ریٹ
لونگ خان ولد خان میر سکنہ کلی ترخ کوئٹہ	۴۹DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۲ روپے فی مربع فٹ
عبدالرزاق ولد محمد حیات ملا ارباب باغ پکھی ڈسٹرکٹ	۵۰DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۲ روپے فی مربع فٹ
محمد افضل ولد شیر محمد سکنہ ۱۸/۱-۸ مجاہد اسٹریٹ کاسی روڈ کوئٹہ	۵۱DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۵ روپے فی مربع فٹ
حاجی زین الدین ولد نور محمد کلی سریاب روڈ کوئٹہ	۵۲DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۵ روپے فی مربع فٹ
محمد ولی بازئی ولد مولوی جان محمد سکنہ چمن	۵۳DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۲ روپے فی مربع فٹ
ارشاد اللہ ولد جان محمد سکنہ سریاب روڈ کوئٹہ	۵۴DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۵ روپے فی مربع فٹ
عبدالسلام خان ولد حاجی زعفران سکنہ ملا سلام روڈ پشتون آباد کوئٹہ	۵۵DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۲ روپے فی مربع فٹ
سرور خان ولد اختر محمد سکنہ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ	۵۶ DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۱۶ روپے فی مربع فٹ
وزیر محمد ولد نور محمد شاہ	۵۷DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۱۵ روپے فی مربع فٹ

فیض اللہ ولد حاجی محمد کرم	۵۸DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۱۶ روپے فی مربع فٹ
محمد طاہر ولد محمد یعقوب سکنہ چمن	۵۹DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۲۲ روپے فی مربع فٹ
حبیب اللہ ولد امان اللہ معرفت فیض چچل شاہ پرنس روڈ کوئٹہ	۶۰DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۱۵ روپے فی مربع فٹ
عبدالحنان ولد سلطان شاہ سکنہ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ	۶۱DK	۹۰۰ مربع فٹ	۸۳۰ روپے فی مربع فٹ

مولوی امیر زمان سینئر وزیر : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب ڈپٹی اسپیکر : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے

میر عبدالرحمٰن خان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری ایجوکیشن) :
پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر یہ سردار صاحب نہیں ہیں سردار جی ہیں ان کو مہربانی کر کے سردار جی کہا کریں

جناب ڈپٹی اسپیکر : اچھا ٹھیک ہے

سردار ست رام سنگھ : جناب اسپیکر ضمنی سوال ہے کہ آیا

جناب ڈپٹی اسپیکر : یہ جناب والا اگرچہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا یہ ہر لوگوں کا اپنا ایک ہوتا ہے یا خطاب یا کوئی معرفت سردار لفظ صحیح آیا ہے وزیر صاحب کو یعنی ایک قسم کا یہ توہین آمیز رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے ایسی چیز میں کم از کم نہیں ہونی چاہئے

جناب ڈپٹی اسپیکر : عبدالرحیم خان صاحب جانے دو اس معاملے کو رفع دفع کر دیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ اس طرح یعنی یہ نہیں ہونا چاہیے

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ست رام سنگھ صاحب؟

سردار ست رام سنگھ: آیا یہ پلاٹ الاٹمنٹ ہوئے ہیں ان کے لئے اخبار میں کوئی اشتہار دیا ہے؟

مولوی امیر زمان سینئر وزیر: اگر آپ جواب پڑھ لیں تو شاید آپ کو جواب خود بہ خود ملے گا کہ دو دفعہ ہم نے اشتہار دیے ہیں دو اشتہار کے باوجود کوئی لوگ ہمارے پاس نہیں آئے ہیں۔ تو پھر ہمارے جو گورننگ باڈی ہے اس نے فیصلہ اس طرح کیا تھا کہ اس کے بعد اگر کوئی آدمی آکے درخواست دے دیں اور وہ قیمت نیلامی سے کم نہ ہوں تو پھر اس کو ہم الاٹ کر دیں گے یہ دو اس دو نیلامی کے بعد آئے ہیں اسکو ہم نے الاٹمنٹ دیا ہے۔

سردار ست رام سنگھ: جناب یہ اشتہار تو پہلے آپ کی حکومت سے پہلے کا ہے آپ نے تو کوئی اشتہار نہیں دیا اور اتنے مہنگے پلاٹ آپ کوڑیوں کے دام پر دے دیے ہیں؟ نیلام کرنا چاہیے تھا ان کو اخبار میں دینا چاہیے تھا؟

مولوی امیر زمان سینئر وزیر: سردار صاحب گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہم نے ان کو دیے ہیں یہ پھر بیزار ہیں اگر آپ لینا چاہتے ہیں تو ہم تیار ہیں یہ لوگ بیزار ہیں پیسے انہوں نے جمع نہیں کیے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ مہنگا ہے اور ہم نہیں لے رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ جن لوگوں نے پیسے جمع کیے ہیں وہ بھی ابھی کہتے ہیں ہم نہیں لے رہے ہیں آپ کہتے ہیں کہ ارزان ہیں

سردار ست رام سنگھ: لیکن وہاں بلڈنگیں بن گئیں ہیں دوکانیں بن گئیں ہیں آپ کہہ رہے ہیں کہ بیزار ہیں انہوں نے لاکھوں روپے انوسٹ کئے ہیں کیسے بیزار ہیں؟